REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷　　شمارہ ۴۰

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin. 143516

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ　　۵ اخاء ۱۳۵۷ ہش　　۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۴ ستمبر ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے دانتوں میں تکلیف چلی رہی ہے جس کی وجہ سے حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ حضور تاحال لندن میں مقیم ہیں۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲ اخاء (اکتوبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی کی طبیعت تاحال کچھ ناساز ہے۔ انتڑیوں وغیرہ میں تکلیف کا علاج جاری ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کل محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی تیمارداری کے لئے مع حضرت بیگم صاحبہ لدھیانہ تشریف لے گئے اور آج واپس تشریف لے آئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مورخہ ۸ اکتوبر ۷۸ء کو کیرالہ کے جماعتی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی کامل صحت اور دورہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اہل و عیال اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات

حضرت مسیحؑ نے واقعہ صلیب کے بعد کشمیر کی طرف ہجرت کی اور سرینگر میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے

سپین کے اخبار میں شائع شدہ ایک آرٹیکل کا اردو ترجمہ

"حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعتِ احمدیہ انگلستان کی طرف سے لندن میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس کا نہ صرف دنیا بھر میں چرچا ہے بلکہ اس سے متاثر ہو کر بہت سے محققین نے اس سلسلہ میں اپنی تحقیقات تیز کر دی ہیں۔ اور آئے دن اس موضوع پر دنیا بھر کے مختلف اخبارات و رسائل میں ٹھوس مضامین اور آرٹیکل شائع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ سپین کے اخبار "HOJADE LUNES" کی اشاعت مجریہ ۱۷ جولائی ۷۸ء میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی واقعہ صلیب کے بعد کشمیر کی طرف ہجرت اور وہاں آپ کی طبعی وفات اور سرینگر میں آپ کی قبر کے پائے جانے کے متعلق اپنے خصوصی نامہ نگار RAMIRO A. CALLE کا ایک تحقیقی آرٹیکل "مسیح کی تاریخ کا دوسرا رخ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ ہمیں محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ اسپین نے ارسال فرمایا ہے جسے قارئین بدر کے ازدیادِ علم کی غرض سے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے ——— (ادارہ)

"مسیح کی تاریخ کا دوسرا رخ"

خیال کیا جاتا ہے کہ کشمیر کے دارالخلافہ سری نگر میں مسیح مدفون ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صلیب پر زخمی ہونے کے بعد شفایاب ہو کر مسیحؑ نے برِّ اعظم ایشیا کا سفر اختیار کیا۔

جماعتِ احمدیہ انگلستان نے ..... حال ہی میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس منعقد کی ہے جس میں اس موضوع پر لیکچر ہوئے کہ مسیح صلیبی موت سے بچ گئے تھے۔ کانفرنس میں مختلف ممالک کے اہلِ علم اور مشہور محققین نے حصہ لیا۔ اس موقع پر جو لیکچر ہوئے ان میں پروفیسر ڈاکٹر حسنین آف کشمیر کا تحقیقی مضمون بہت دلچسپ تھا۔ انہوں نے مضبوط دلائل سے ثابت کیا کہ سرینگر (کشمیر) میں جو قبر ہے وہ واقعی اور تحقیقی طور پر حضرت مسیحؑ کی قبر ہے۔

اس اہم انکشاف نے ہمیں حیرت میں ڈال دیا۔ اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے دل میں گہرا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہم نے اپنے نامہ نگار RAMIRO A. CALLE کو جو مشرقی موضوعات پر خاص مہارت رکھتے ہیں، سے درخواست کی کہ وہ اس بارے میں اپنی تحقیق پیش کریں۔ چنانچہ اُن کا مضمون درجِ ذیل ہے۔

کشمیر دنیا کے نہایت ہی خوبصورت علاقوں میں سے ایک ہے۔ جو کوہ ہمالیہ کے پہاڑوں میں پُرسکون علاقہ ہے۔ کشمیر کی زمین جنت نظیر ہے۔ پرانے زمانے میں اس میں بے شمار گیان والے اور خلوت میں عبادت کرنے والے گزرے ہیں۔ سرینگر اس کا دارالخلافہ ہے۔ یہ شہر لوگوں کے لئے نہایت دلکش اور پُرکشش تاریخی مقام ہے۔ جس میں جگہ جگہ نہریں بہتی ہیں۔ جگہ جگہ پُل بنے ہوئے ہیں۔ کثرت سے بڑی بڑی جھیلیں ہیں۔ جیسے ڈل کی جھیل، جو پرانی تاریخ کی یاد تازہ کرتی ہے۔ اس کی ایک چوٹی پرشنکر اچاریہ کا خوبصورت ٹمپل ہے۔ کشمیر ہندوستان کی پرانی ریاست ہے۔ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ جو اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ اور ایک نئی زندگی اور روح پیدا کرتی ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ تعجب میں ڈالنے والی بات یہ ہے کہ جب ہمیں اس کا کوئی باشندہ بڑے اصرار سے ایک نہایت راستباز اور مقدس انسان کی قبر پر چلنے کے لئے کہے۔ جو ایک بہت بڑے نبی گزرے ہیں اور ہمارے لئے بھی اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ ہم اس کے ساتھ سرینگر کی تنگ۔ پیچ دار اور پُرہجوم گلیوں میں چل پڑیں۔ وہاں پر ایک مسجد اور مسلمانوں کے قبرستان کے پاس ایک عمارت ہے جس کا نام روضہ بل ہے جو دور سے ایک چھوٹا سا مکان دکھائی دیتا ہے۔ جس میں ایک روشندان کے ذریعہ روشنی داخل ہوتی ہے۔ اس روضہ کے اندر ایک قبر پائی جاتی ہے۔ جس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ مسیحؑ کی قبر ہے۔

وہاں ایک بورڈ آویزاں ہے جس پر مدفون شخص کے سوانح لکھے ہیں۔ وہاں ایک پتھر پر ایک آدمی کے پاؤں کے نشانات بھی پائے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) کے پاؤں کے نشان ہیں۔ کیونکہ کشمیر میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ (حضرت) عیسیٰ اس عظیم سرزمین میں آکر فوت ہوئے۔ خیال ہے کہ وہ پہلے بھی اس ریاست میں رہ چکے تھے آپ نے اس عمر میں ہندوستان اور تبت کی بھی سیر کی۔ اور اس زمانہ کے اہم لوگوں سے ملاقات کی۔ یہ سب باتیں مسیح کی زندگی کی تاریخ کا حصہ ہیں۔ مذکورہ قبر اور (پاؤں) کا نشان ان کا ہی ہے۔ جو روضہ بل میں موجود ہے۔ (حضرت) عیسیٰ کی تاریخ کا دوسرا رخ ایسے ہی ہو سکتا تھا۔ کیونکہ جب آپ کو زخم پہنچائے گئے اور آپ کو قبر میں رکھا گیا تو آپ کے شاگردوں نے دیکھا کہ آپ کے زخم خوردہ جسم سے خون جاری ہے اور آپ زندہ ہیں۔ چنانچہ آپ کے شاگردوں نے پوشیدہ طور پر آپ کے زخموں کا علاج کیا۔ اور پھر آپ صحت مند ہو کر اس ملک (فلسطین

(آگے دیکھئے ص۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ راخاء ۱۳۵۷ ہش

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(مُصلح موعُود رض)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا شعر جس کو ہم نے اپنے اِس نوٹ کی زینت بنایا ہے یہ اپنے اندر بہت سے معانی رکھتا ہے۔ اور ہم سب کو ہر لمحہ اپنے اعمال و کردار کا محاسبہ کرنے کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہے۔ قادیان میں زمانۂ درویشی کو تقریباً اکتیس ۳۱ سال گزرنے کو ہیں۔ اور ۱۹۴۷ء کے وقت بزرگ درویشانِ کرام کا وہ گلدستہ جو اپنے اندر بہت سے ہرے بھرے اور قسما قسم کے پھُول لئے ہوئے تھا۔ آہستہ آہستہ اور مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ وہ پھول اب مُرجھاتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اِن گزشتہ بیس ۲۰ ماہ کے اندر تو اس گلدستہ کے ایسے خوبصورت اور موجبِ زینت بننے والے پھُول مُرجھا گئے ہیں کہ وہ گلدستہ کچھ بے رونق سا ہو کر رہ گیا ہے۔

چنانچہ گزشتہ سال مورخہ ۲۱ر جنوری ۱۹۷۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی اور جماعتِ احمدیہ کے ایک جیّد عالم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز عہدوں ناظر اعلیٰ و امیر مقامی پر فائز تھے ایک ایسا خلا چھوڑ کر اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے کہ جو شاید ہی پُر ہو سکے۔ اور آپ رض کی المناک وفات کے ساتھ ہم سب ایک عالم باعمل، نہایت درجہ عالی ہمّت، بلند حوصلہ، اور با رُعب شخصیت سے محروم ہو گئے۔ اس کے بعد اسی سال دو اَور بزرگ درویش بھی وفات پا گئے۔ کچھ ماہ یونہی گزر گئے اور پیغامِ اجل لانے والا ایک ایسی بزرگ شخصیت کی طرف موت کا پیغام لایا جو قادیان میں ایک کمپیوٹر کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور جن پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں کا بہت بوجھ تھا۔ اور شاید وہ اس بوجھ کے دباؤ تلے آکر اِس حالت کو پہنچ چکے تھے۔ کہ ان کو کئی قسم کے عوارض لاحق ہو گئے۔ یہ تھے ہمارے قابلِ احترام بزرگ درویش قریشی عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم ناظر بیت المال خرچ جو مورخہ ۳۰ر جنوری ۱۹۷۸ء کو اپنے مولائے حقیقی کے حضور جا حاضر ہوئے۔ کتنی اہم نظارت کا کام اُن کے سپرد تھا۔ اور وہ اپنی اِس بڑھاپے کی حالت میں اتنی بڑی ذمہ داری کو کس طرح نباہتے ہوں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے یا وہ خود جانتے ہوں گے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ محترم قریشی صاحب مرحوم جیسے بے لوث خدمت کرنے والے بزرگ کم ہی دیکھنے میں آتے ہیں۔ اب شاید موت کے فرشتے کے حوصلے کچھ اَور بلند ہو چکے تھے۔ کیونکہ گلدستۂ درویشاں کے دو ممتاز پھُول تو وہ توڑ ہی چکا تھا۔ اور اس کے بعد اُس نے کچھ اَور پھُولوں کو بھی توڑ لیا۔ لیکن شاید اس کا اصل مقصد کچھ اَور ہی تھا۔ اُس نے بزرگ درویشانِ کرام کے ہر دلِ عزیز اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے انتہا خدمت کرنے والے بزرگ درویش کو کہ جن کی تحریر کو اگر ایک مرتبہ پڑھنا شروع کر دیا جائے تو مضمون ختم کرنے سے پہلے اس کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ ہم سب سے بہت دُور لے گیا، اتنی دُور کہ جہاں جاکر کوئی وہاں سے واپس نہیں لوٹا۔ یہ بزرگ درویش تھے محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد جو مورخہ ۲۸ر اگست ۷۸ء کو اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اور ہم سب کے دِلوں پر ایک عظیم صدمہ چھوڑ گئے۔ محترم چوہدری صاحب مرحوم نے جس طریق سے اپنی اہم نظارت کی تا دمِ آخر خدمت کی ہے اس کی مثال بھی شاید ہی ملے۔ آپ کا کسی کو چندہ وغیرہ کی تحریک کرنے کا انداز ایسا نرالا ہوتا تھا کہ وہ اس میں حصّہ لئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ لیکن اتنے اہم عہدہ پر فائز ہونے کے باوجود بھی آپ میں ہمیشہ عاجزی اور خاکساری رہی۔ اور یہ آپ کی ذاتی قابلیت اور کوشش کا ہی نتیجہ تھا کہ باوجود اپنی کم تعلیم کے آپ سلسلہ کے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ اور آخری وقت تک ان کو کماحقّہٗ ادا کیا۔ آپ کی المناک وفات کے ساتھ وہ گلدستہ جس میں ابھی چند پھُول نظر آتے تھے، کچھ خالی خالی نظر آنے لگا۔ اتنے قلیل عرصہ میں اتنی زیادہ اموات کے بعد بھی ہم پر ابتلاء کا زمانہ ابھی ختم نہیں ہُوا۔ کیونکہ ابھی محترم چوہدری صاحب مرحُوم کو گئے ہوئے ایک ماہ بھی نہ ہُوا تھا کہ سلسلہ عالیہ کے ایک اَور جیّد عالم حضرت مولانا محمّد ابراہیم صاحب قادیانی کے نام پیغامِ اجل آ گیا۔ اور آپ مورخہ ۲۷ر ستمبر ۷۸ء کو اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ ہی وہ خوش قسمت عالم تھے جن کو ۱۹۴۷ء کے وقت حضرت مصلح موعود رض نے اِس طور پر قادیان میں رہنے کا ارشاد فرمایا تھا کہ یہاں بھی کوئی عالم ہونے چاہئیں۔ اور حضرت مصلح موعود رض کی شبانہ روز دُعائیں آپ کے ساتھ رہیں۔ آپ نے جس رنگ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی ہے وہ بھی ہم سب کے لئے ایک نمونہ ہے۔ آپ ایک عرصۂ دراز تک ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ رہے اور ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر بھی رہے۔ آپ اپنے مدِّ مقابل کو خاموش کرانے کے لحاظ سے (خصوصاً عیسائیوں کو) کافی مہارت رکھتے تھے۔ اور ان کو لاجواب کر دیتے تھے۔

ان تمام بزرگ درویشوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز خدمت گزاروں کی وفات کے ساتھ قادیان میں بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ بظاہر یہ بات درست ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ الٰہی سلسلہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے خود اپنے فضل سے اس سلسلہ کی خدمت کرنے کے لئے انتظام فرمایا ہے۔ اور اس کو دُنیا میں ترقی عطا فرمائی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ قادیان میں مقیم نوجوانوں کے بھی کچھ فرض بنتے ہیں۔ اور باہر کی جماعتوں پر بھی کچھ فرض عاید ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ شعر جس کو ہم نے اوپر تحریر کیا ہے اس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی فرمایا ہے کہ اے نوجوانو! اے اسلام کے سپاہیو! اے محمد صلعم کے جھنڈے کو دُنیا میں اُونچا کرنے والو! ہم نے جس رنگ میں اپنا زمانہ گزارنا تھا وہ گزار لیا۔ لیکن ہمارے گزر جانے کے بعد جب تمہارے سروں پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بوجھ اور ذمہ داری ڈالی جائے گی تو ایسا نہ ہو کہ تم سلسلہ کی خدمت نہ کر کے اس کو بدنام کرنے والے بن جاؤ۔ اور مطلوبہ قربانیاں پیش نہ کر سکو۔ اور بجائے اس کے کہ تمہاری وجہ سے سلسلہ کی عزّت ہو اور اس کا وقار بڑھے، تم اس کو بدنام کرنے کا موجب بن جاؤ۔

دراصل یہ شعر ایسے ہی مواقع کے لئے ہے کہ جب جماعت کے کچھ ممتاز عہدیدار اِس دارِ فانی سے رحلت فرما جائیں تو ایسے خدام اور عہدیداران سامنے آکر سلسلہ کی باگ ڈور سنبھال لیں جو سلسلہ کی بدنامی کا موجب نہ بنیں بلکہ وہ ہر لمحہ اور ہر پل سلسلہ کے قدم کو ترقی کی طرف لے جانے کا موجب بنیں۔ اور ہر ایسے موقع پر اپنا جائزہ لیتے رہیں کہ ہمارے اندر تاحال کس طرف سے کمزوری ہے۔ اور ہمیں کس رنگ میں سلسلہ کی خدمت کرنی چاہیئے۔

اب آہستہ آہستہ اس امر کو شدّت سے محسوس کیا جا رہا ہے کہ ۱۹۴۷ء کے وقت پورے طور پر جوان نظر آنے والے درویش اب بہرحال بُوڑھے ہو چکے ہیں۔ اور ان قابلِ قدر بزرگوں کا سایہ ہمارے سروں سے کسی بھی وقت اُٹھ سکتا ہے۔ تو ایسے نازک موقع پر سلسلہ کے کارکنوں اور خدمت کرنے والوں کو یہ دیکھنا پڑے گا کہ

- کیا وہ ایسی قربانیاں دینے کو تیار ہیں جیسی بزرگ درویشوں نے دیں۔
- کیا وہ سلسلہ کی ایسی بے لوث خدمت کرنے کو تیار ہیں جس رنگ میں بزرگ درویشوں نے کی۔
- کیا وہ باوجود مالی وسعت نہ ہونے اور کم مائیگی کے خوش اسلوبی سے سلسلہ کی خدمت کو تیار ہیں جس طرح بزرگ درویشوں نے کی۔
- کیا وہ سلسلہ کی خاطر اپنے گھر بار چھوڑنے کو تیار ہیں جس طرح بزرگ درویشوں نے چھوڑا۔

(باقی صٗلا پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا گوٹن برگ سے کوپن ہیگن جاتے ہوئے مالمو میں مختصر قیام

جماعت احمدیہ مالمو کی طرف سے پرتپاک استقبال، نمائندہ پریس کے ساتھ گفتگو کے دوران فضیلت اسلام کا تفصیلی ذکر

کوپن ہیگن میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

دورہ ڈنمارک سے متعلق وہاں کے قومی اور مقامی اخبارات میں خبروں اور تصاویر کی اشاعت

(رپورٹ ۲۰ اگست تا ۲۲ اگست ۱۹۷۸ء از مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سکنڈے نیویا کے ملکوں کا دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔ گوٹن برگ (سویڈن) سے حضور ڈنمارک تشریف لے گئے۔ اور کوپن ہیگن پہنچ کر مشن ہاؤس میں قیام فرمایا۔ ڈنمارک کے دورہ کی مختصر روداد احباب جماعت کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

گوٹن برگ سے روانگی

حضور ایدہ اللہ اپنے رفقائے سفر کے ساتھ ۲۰ اگست صبح دس بجے گوٹن برگ مشن ہاؤس سے کوپن ہیگن روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر احباب کو جو خاصی تعداد میں حضور کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے شرف مصافحہ بخشا۔ یہاں سے حضور کی معیت میں مکرم امام کمال یوسف صاحب، رشید احمد صاحب چوہدری اور مسٹر محمود کمال صاحب اور عزیزم لاشتش احمد صاحب (STAFFAN LECUS AHMAD) کو بھی شریک سفر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ عزیز لاشتش احمد صاحب نو عمر پولش لڑکا پولینڈ کے امام ترک کے دوست کا بیٹا ہے اس نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔

مالمو میں قیام

سویڈن کے جنوب میں مالمو ساحل سمندر پر ایک بہت بڑا شہر ہے۔ گوٹن برگ سے مالمو کا فاصلہ پونے تین سو کلومیٹر ہے جو چار گھنٹوں میں طے ہوا۔ حضور دو بجے بعد دوپہر مالمو پہنچے جہاں ۵۰ سے زائد احمدی مرد، عورتیں اور بچے اپنے پیارے آقا حضرت اقدس کے استقبال کے لئے ریڈ کراس ہاؤس کے سامنے حضور کی تشریف آوری کی خوشی میں چشم براہ تھے۔ یہاں برادرم مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد مبلغ گوٹن برگ اور جماعت احمدیہ مالمو کے صدر چوہدری نور الٰہی صاحب کی قیادت میں احباب جماعت نے حضور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر پاکستانی احمدیوں کے علاوہ یوگوسلاوین احمدی دوست عمر عثمان صاحب اور ان کے بچے، ایک عیسائی پروٹسٹنٹ مسٹر بوٹل نالک جنہوں نے حال ہی میں قبر مسیح پر ایک مضمون لکھا ہے اور اب دوبارہ تحقیق کی غرض سے کشمیر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں، مالمو امیگریشن کے چیف، مسٹر نلس ارکت جانسن اور ان کی اسسٹنٹ، سویڈش ریڈ کراس کے چیف، مسٹر کلینیٹ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ برادرم مکرم حمید الدین مہمان اور ان کی پولش بیگم (جو ابھی تک احمدی تو نہیں ہوئیں لیکن امیگریشن کے سلسلہ میں پیش آنے والی مشکلات میں احمدی دوستوں کی بڑی مدد کرتی ہیں) اور مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب ربوہ جو ان دنوں اپنے چھوٹے بیٹے عزیزم عبد الکریم نون کے پاس مقیم ہیں، حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور احباب جماعت کے جلو میں ریڈ کراس ہاؤس کے ہال میں تشریف لے گئے اور دوپہر کا کھانا احباب جماعت اور معزز مہمانوں کے ساتھ تناول فرمایا۔ مستورات کے لئے ایک الگ کمرے میں باپردہ انتظام تھا جہاں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان سے ملاقات کی۔

انسانیت کی بے لوث خدمت

کھانے کی میز پر حضور ایدہ اللہ نے مسٹر نالک سے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیری لٹریچر میں آپ کی ہجرت کشمیر اور احمدیت کے ذریعہ اسلام کی عالمگیر تبلیغی مساعی اور اس کے نتائج کے بارہ میں بڑی لمبی گفتگو کی۔ بعد میں جب انہیں اس موضوع پر لندن کانفرنس کے موقعہ پر شائع ہونے والی بعض کتابیں پیش کی گئیں تو انہوں نے ان کو بخوشی قبول کیا۔ اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکرم امام کمال یوسف صاحب سے رابطہ قائم رکھنے کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔

اسی اثناء میں سویڈن کے ایک اخبار کی پریس رپورٹر اپنے فوٹو گرافر کے ساتھ پریس انٹرویو کے لئے آگئی اور حضور سے سکنڈے نیویا کے دورے کے بارہ میں کئی سوال کئے۔ اس کا ایک سوال تھا کہ آپ کا مالمو میں قیام کا مقصد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں یہاں اپنے دوستوں سے ملنے اور ان کو یہ بتانے آیا ہوں کہ وہ انسانیت کی بے لوث خدمت اور بھلائی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ چنانچہ وہ حتی الوسع اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ شراب نہیں پیتے، دوسروں کو دکھ نہیں دیتے۔ ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آتے ہیں اور جہاں تک ہو سکتا ہے دوسروں کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے ان کے ساتھ یہاں کھانا کھایا ہے اور ان سے محبت اور پیار کی فضا میں باتیں کی ہیں۔ اب میں یہاں سے کوپن ہیگن روانہ ہونے والا ہوں وہاں بھی ہمارا مشن اور مسجد ہے۔

اسلام اور تسخیر قلوب

آپ نے فرمایا اس سوال کے جواب کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ میں اہل سویڈن کو یہ بتانے آیا ہوں کہ تمہارے مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام پیش کرتا ہے اور اب تمہاری نجات کا یہی ایک ذریعہ ہے جسے جتنا جلدی اختیار کرو گے اتنا ہی تمہارے لئے بہتری کا موجب ہوگا۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے لیکن ہماری دعوت و تبلیغ کا مقصد براہ راست تمہارے دلوں کو مسخر کرنا ہے کیونکہ مذہبی لحاظ سے دہی تبدیلی پائیدار ہوتی ہے جو دلوں کو جیتنے سے عمل میں آتی ہے۔ آپ نے فرمایا اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے یہ جبر و اکراہ کو روا نہیں رکھتا اور نہ ہی ملک و قوم اور رنگ و نسل میں امتیاز قائم کرتا ہے بلکہ باہمی محبت اور پیار کی تعلیم دیتا ہے اور عالمگیر اخوت پیدا کرنا چاہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم مغربی افریقہ میں ۵ لاکھ سے زیادہ عیسائیوں کو حلقہ بگوش اسلام کر چکے ہیں۔

مالی اور زبانی عبادتیں

ایک سوال یہ بھی تھا کہ جب آپ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے تو پھر آپ اس کا نظام کس طرح چلاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ مالی قربانی دیتی ہے جس کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں اور لوگ اس نیت سے مالی قربانی کرتے ہیں کہ اس کے بدلے میں انہیں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوشنودی حاصل ہوگی۔ اس پر پریس رپورٹر کہنے لگی تو گویا اللہ تعالیٰ کی محبت پیسے سے خریدی جا سکتی ہے؟ حضور نے فرمایا اس کے لئے صرف مالی قربانی کافی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی اطاعت و عبادت اور اس کے حضور دعائیں کرنی بھی ضروری ہیں۔ پھر اس نے پوچھا اسلامی عبادت کا طریق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک تو نماز باجماعت ہے جسے ہم مقررہ اوقات میں دن میں پانچ دفعہ پڑھتے ہیں لیکن دن اور رات کے دیگر اوقات میں بھی اپنے طور پر خدا تعالیٰ کے حضور دعا و مناجات کرتے رہنے کی بھی تلقین کی گئی ہے اسلام نے اسے تسبیح و تحمید اور انابت الی اللہ سے تعبیر کیا ہے۔

انسانی حقوق کی حفاظت

اس گفتگو کے دوران انسانی حقوق کی بات چل نکلی۔ حضرت صاحب نے فرمایا لوگوں کو یہ پتہ ہی نہیں کہ ان کے حقوق کیا ہیں۔ مزدور یہ سمجھتے ہیں اور اس کے لئے ہڑتالیں کرتے ہیں کہ اگر تنخواہوں میں مثلاً دس فیصد اضافہ ہو جائے تو ان کے

حقوق کی حفاظت ہو جائے گی۔ یہ حق تو ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اس کا فائدہ ہر ایک کو مقررہ رسدی نہیں ملتا۔ مثلاً ایک شخص کا کنبہ آٹھ افراد پر مشتمل ہے اور دوسرے کی ابھی شادی ہی نہیں ہوئی ان دونوں کی تنخواہوں میں ایک جیسا اضافہ غیر شادی شدہ کے لئے تو ٹھیک ہے لیکن شادی شدہ اور عیال دار کے لئے اب بھی ناکافی ہے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ ہر ایک کی ضرورت کے مطابق اس کا خیال رکھا جائے۔ اسلام کہتا ہے مرد ہو یا عورت اس کی خداداد صلاحیتوں کی نشو ونما ہونی چاہیئے۔ ہر وہ مادی چیز جو انسان کی صلاحیتوں کی نشو ونما کے لئے ضروری ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا میں پیدا کر رکھی ہے۔ اگر کسی کو وہ چیز نہیں ملتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اور ہے جس نے اس کا حق غصب کر رکھا ہے۔ پریس رپورٹر بولی اس غصب سے انسان کو کون بچا سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا صرف اسلام بچا سکتا ہے۔

جنوبی سویڈن کا مشہور اخبار اور پریس انٹرویو

اسی پریس رپورٹر کے حوالے سے اگلے روز سویڈن کے ایک بہت مشہور اخبار سکونسکا ڈاگ بلادت (Skonska Dagbladet) میں حضور کی تصویر کے ساتھ خبر شائع ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کی اکثر مساعی کا محور تبلیغ اسلام بتاتے ہوئے لکھا کہ اس جماعت کے ذریعہ افریقہ میں اب تک پانچ لاکھ عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں۔

اخبار نے لکھا۔ اس سوال کے جواب میں کہ جماعتِ احمدیہ تبلیغ کیسے کرتی ہے؟ امام جماعت احمدیہ نے بتایا ہم صرف سڑکوں پر جا کر تبلیغ نہیں کرتے ہم براہِ راست لوگوں کے دلوں تک پہنچتے ہیں اخبار نے مزید لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اسلامی عقائد، خدا اور انسانی حقوق کے متعلق بھی وضاحت کی اور بتایا کہ انسانی طاقتوں کی تسلی بخش طور پر نشو ونما کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے حقوق کو پہچانے اور اس کے لئے اسلام ہی ایک واحد ذریعہ ہے۔ کوئی شخص بھی حقیقی رنگ میں انسانی حقوق کے لئے جدوجہد نہیں کر سکتا جب تک اُسے حقوق کا کماحقہٗ علم نہ ہو۔ اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام انسانی حقوق کی وضاحت نہیں کر سکتے۔

کوپن ہیگن میں ورودِ مسعود

پریس انٹرویو کے بعد دوستوں کی درخواست پر حضور ایک قریبی پارک میں تشریف لے گئے اور اُن کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔ مالمو میں دو گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک قیام فرمانے کے بعد حضور لم ہام (Lim hamm) تشریف لے گئے جہاں سے پونے پانچ بجے Ferry میں سوار ہوئے۔ ساڑھے چھ بجے ڈنمارک کے ساحل Dragore پہنچے جہاں مکرم میر مسعود احمد صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کئی دوسرے احباب کے ساتھ حضور کے خیر مقدم کے لئے حاضر تھے۔ حضور احبابِ جماعت کی معیت میں سات بجے شام بخیریت مشن ہاؤس پہنچے۔ مسجد کے سامنے احباب نے خاصی تعداد میں جمع ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بیگم میر مسعود احمد صاحب نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔ حضور کا استقبال کرنے والوں میں مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن مترجم ڈینش قرآن کریم، مکرم سوینڈ ہینسن صاحب، مکرم کمال احمد صاحب کروگ ڈینش قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم سید مبشر احمد صاحب سابق قائد مجلس بھی شامل تھے۔

حضور نے میڈسن صاحب سے ان کی والدہ کی وفات پر جو مذہباً عیسائی تھیں اور ان کا پچھلے مہینے انتقال ہو گیا تھا اظہار افسوس فرمایا ازاں بعد مکرم میر صاحب اور ڈینش احباب کی معیت میں مسجد کے بیرونی حصے کو ملاحظہ فرمایا اور پھر ساڑھے آٹھ بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اس وقت تک احبابِ جماعت کی اکثریت حضور کی زیارت و ملاقات کے لئے مسجد میں جمع ہو چکی تھی انہوں نے حضور کی ملاقات کے علاوہ حضور کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

نمازِ جمعہ

۶ر اگست کو حضور نے صبح سے دو بجے تک دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پھر ساڑھے تین بجے مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو نصف گھنٹے تک جاری رہا۔

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ خصوصاً احمدیت کی نوجوان نسل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح مقام کو پہچاننے اور اس کے لئے آپؑ کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرتے رہنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں آخری مسیح ہوں، امام آخر الزمان ہوں، مجدد الف آخر ہوں یعنی آخری ہزار سال کی تجدید کا کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ حضور نے بڑی وضاحت سے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام اُمتِ محمدیہ میں اس لحاظ سے ممتاز اور منفرد ہے کہ صرف آپ کی بشارت دی گئی تھی اور آپؑ کو نبی اللہ کے نام سے پکارا گیا تھا اور آپؑ کو حَکَم اور عَدَل ٹھہرایا گیا تھا۔ آپؑ کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کیا جائے۔ اب اگرچہ آپ سے تعلق رکھنے والے آپؑ کی وساطت سے اور آپؑ کے ظِلّ کے طور پر تجدید دین کا کام کرنے والے کئی ہو سکتے ہیں لیکن اب نہ کوئی نیا امام آئے گا اور نہ اِس سلسلہ میں نیا مجدّد آئے گا۔ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا مقام بیان فرمایا ہے ہم اس سے سرمو انحراف نہ کریں۔ ہمارے زمانے کا امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بنا دیا گیا ہے اب جو شخص کسی اور امام کی تلاش میں ہے وہ غلطی خوردہ ہے۔ اس نے دراصل مسیح موعود کے مقام کو سمجھا نہیں اور آپ کے مرتبہ کو پہچانا نہیں۔

مقامی احباب (پاکستانی اور ڈینش) کے علاوہ ناروے، گوٹن برگ اور مالمو سے بھی کئی دوست حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔

انگریزی میں خطاب

حضور نے سات بجے شام مسجد نصرت جہاں میں انگریزی میں خطاب فرمایا۔ حضور کی تقریر سے قبل مکرم سوینڈ ہینسن صاحب نے تلاوتِ قرآن پاک کی اور ڈینش میں اس کا ترجمہ کیا اور پھر ڈینش زبان ہی میں حضور کو خوش آمدید کہا اور اس بات پر نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ حضور نے بنفس نفیس کوپن ہیگن تشریف لا کر برکت بخشی ہے اور پھر آخر میں یہ درخواست کی کہ حضور اپنے ارشادات سے مستفید فرمائیں۔

حضرت اقدس نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے۔ قرآن کریم میں کم و بیش سات سَو احکام بیان ہوئے ہیں ان سب پر عمل کرنا ضروری ہے لیکن ان احکام کے ذریعہ انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں کیا گیا۔ یہ احکام انسان کی بہتری کے لئے دیئے گئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی خداداد طاقتوں کی صحیح اور کامل نشو ونما کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز میں توازن کا اصول قائم کیا ہے۔ انسان کی خوراک بھی متوازن ہونی چاہیئے تاکہ اس کی جسمانی طاقت کی صحیح نشو ونما ہو۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہر وہ چیز پیدا کر رکھی ہے جو انسانی قوتوں کی نشو ونما کے لئے ضروری ہے۔ اگر اُسے وہ چیز نہیں ملتی تو سوسائٹی میں کوئی ہے جو اُسے غصب اور ظلم سے محروم کرنے والا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا امیر اور غریب دونوں کا خُدا ایک ہے اس لئے وہ مالدار کے اموال میں ضرور تمند اور محروم کا حصہ مقرر کرتا ہے۔ اگر وہ اسے نہیں دیتا تو یہ حکومت کا کام ہے کہ اسے لے کر دے تاکہ وہ بھی اپنی طاقتوں کی نشو ونما کر سکے۔ حضور نے تفصیل سے بتایا کہ مغربی سوسائٹی میں کسی کو یہ پتہ نہیں کہ انسان کے حقوق کیا ہیں۔ بے شک ہڑتالوں کے نتیجہ میں لوگوں کی تنخواہوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود معاشرہ بدستور بے اطمینانی کا شکار ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر ۵۰ کرونے (سیکنڈے نیویا کا سکہ) اضافہ کرنا ہے تو جس آدمی کا پانچ افراد کا کنبہ ہے اس کی تنخواہ میں ۲۵۰ کرونے کا اضافہ ہونا چاہیئے۔

حضور نے اپنی تقریر کے آخر میں انسان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور رُوحانی قوتوں کی درجہ بدرجہ نشو ونما کے متعلق اسلامی تعلیم بیان کرنے کے بعد فرمایا اہل مغرب کی بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔

مکرم عبدالسلام میڈسن نے حضور کی تقریر کا ڈینش میں خلاصہ بیان کیا۔ پاکستانی اور ڈینش احباب کے علاوہ غیر از جماعت اور غیر مسلم حضرات بھی حضور کی تقریر سُننے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک دوست جو مصر کے رہنے والے ہیں اور کئی سال سے کوپن ہیگن میں مقیم ہیں اور ہماری مسجد میں

نمازیں پڑھنے کے لیے تشریف لاتے ہیں انہوں نے حضور سے روزہ کے اوقات کے بارہ میں سوال کیا۔ حضور نے فرمایا کسی اسلامی ملک کے مشورہ پر عمل کریں۔ وہ کہنے لگے کہ وہ تو یہاں کے اوقات کے مطابق یعنی اگر دن ۲۲ گھنٹے کا ہو تو تب بھی ۲۲ گھنٹے کا روزہ رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا تو پھر آپ ان کے مشورہ پر عمل نہ کریں۔ بعد میں انہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی حضور کی اقتداء میں پڑھیں۔ نماز کے بعد حضور نے اُن سے فرمایا یہاں شفق زیادہ دیر تک رہتا ہے اس میں تو Adjustment ہوسکتی ہے لیکن سورج کے طلوع اور غروب کے درمیانی عرصہ میں نہیں ہوسکتی۔

دعوتِ عصرانہ میں شمولیت

۵ اگست۔ صبح دس بجے حضور مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے اور احباب سے مختلف موضوعات پر ایک گھنٹے تک گفتگو فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ بعض اہم جماعتی اور دینی امور سرانجام دینے میں مصروف رہے۔

اسی روز سات بجے شام حضور کے اعزاز میں مشن ہاؤس کے میٹنگ ہال میں دعوتِ عصرانہ دی گئی جس میں پاکستانی اور ڈینش احمدی دوستوں کے علاوہ بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم معززین نے بھی شمولیت کی۔ شہد کے تحقیقاتی ادارے Propolice کے ڈائریکٹر Mr, K. LUND AAGAARD اپنی بیگم اور صاحبزادی کے ساتھ شامل ہوئے۔ مسٹر پیرسن جو عیسائی مشنری اور قلمکار ہیں اور Mr, HARLEY FOGED جو فری لانسر صحافی ہیں، بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ دو سال ہوئے مسٹر ہارلے ربوہ بھی گئے تھے اور حضور سے ملاقات کرچکے تھے۔ دعوت کے دوران حضور کی مسٹر پیرسن اور مسٹر ہارلے سے قریباً ایک گھنٹہ تک عیسائیت کی رُو بہ انحطاط حالت اور اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت پر گفتگو ہوتی رہی۔ مسٹر پیرسن نے شروع میں تو عیسائیت کی بڑی تعریف کی لیکن حضور نے جب واقعات کی روشنی میں عیسائیت کا بطلان بدلائل ثابت کیا تو وہ لاجواب ہوگئے۔

اس دعوت کے انتظام میں برادرم مکرم سید مبشر احمد سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ، محمود احمد ورک، منظور احمد چوہان اور ہمارے ڈینش احمدی نوجوان مسٹر ابراہیم نوم ہولسٹ نے بڑی تندہی سے مشن کا ہاتھ بٹایا۔ فجزاھم اللّٰہ خیرا

انفرادی اور فیملی ملاقاتیں

۶ اگست کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیارہ بجے سے اڑھائی بجے بعد دوپہر تک احبابِ جماعت کو انفرادی طور پر ملاقات کا شرف بخشا۔ اکثر پاکستانی دوست اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تھے۔ حضور نے باری باری سب سے ملاقات فرمائی۔ مقامی دوستوں کے علاوہ مالمو (سویڈن) سے بھی کئی دوست حضور سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

نمازِ ظہر کے بعد حضور نے گیمبیا کے ایک احمدی دوست مکرم ماجا سکونسکو صاحب اور ان کی سویڈش بیوی کو ملاقات کا موقع دیا۔ سکونسکو صاحب سویڈن کے شہر Lund سے تشریف لائے تھے جہاں وہ مختلف زبانوں کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نماز عشاء سے پہلے حضور نے چند پاکستانی خاندانوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ وہ دن کے وقت بعض مجبوریوں کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے تھے۔

حضور کا رُوح پرور خطاب

سات بجے شام حضور نے پاکستانی احمدیوں کے ایک اجتماع سے مسجد نصرت جہاں میں ایک نہایت ہی رُوح پرور خطاب فرمایا جو قریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ حضور کے خطاب سے پہلے تلاوت قرآن کریم ہوئی جو مکرم میر مسعود احمد صاحب امام مسجد نصرت جہاں نے کی۔ ازاں بعد حضور نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا ڈنمارک کی جماعت احمدیہ کے اکثر دوست پاکستان یا دوسرے ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں اُن سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ یہاں کام کر رہے ہیں آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئیے کہ اس ملک کی مہربانی ہے کہ انہوں نے آپ کو یہاں کام کرنے کا موقع دے رکھا ہے۔ آپ کا ان پر تو کوئی حق نہیں ہے۔ جب تک یہ لوگ آپ کو یہاں رہنے دیں اُس وقت تک یہاں رہیں اور جب کہیں چلے جاؤ تو یہ خیال کرکے چلے جائیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے اور رزق خدا تعالیٰ نے دینا ہے۔

آپ نے فرمایا دوسرے یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو پیسہ بڑی محنت اور تکلیف اُٹھا کر کمایا جاتا ہے وہ یونہی اِدھر اُدھر خرچ نہیں کر دینا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا میں اپنے عزیزوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بہتر موقع پیدا کیا ہے۔ تم اپنے ملک کی نسبت یہاں زیادہ پیسے کما رہے ہو اس لئے تم اپنے پیسے کی حفاظت بھی کرو۔ اسلام نے ہر قسم کے اسراف سے منع کیا ہے۔ اگرچہ ہمارا آخری توکل اپنے رب پر ہے اور وہی ہمارا رازق ہے لیکن وہ رازق خدا ہی ہمیں یہ کہتا ہے کہ جو میں نہیں دوں اس کی حفاظت کرو اور اس کے خرچ کرتے وقت افراط اور تفریط کی راہوں کو اختیار نہ کرو۔ پس دوستوں کو چاہئیے کہ جہاں ضرورت ہے وہاں خرچ کرنے میں بخل نہ کریں اور جہاں ضرورت نہیں وہاں محض اس لئے کہ پیسہ آیا ہوا ہے خرچ کرکے مسرف نہ بنیں۔

تاریخ احمدیت کا مطالعہ ضروری ہے

حضور نے فرمایا ترقی کرنے والی قومیں اپنی تاریخ کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں۔ اس لیے میں احباب کو یہ نصیحت بھی کرتا ہوں کہ وہ احمدیت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے رہیں۔ احمدیت کی زندگی اور اس کے تاریخی پہلو کو نظروں سے کبھی اوجھل نہ ہونے دیں۔ آپ نے فرمایا گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کے ساتھ احمدیت قائم ہوئی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بچپن سے ایسی فطرت پائی تھی کہ آپ اسلام سے پیار اور قرآن کریم کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ خدا اور رسولِ خدا کی محبت میں آپ کا دل گداز رہتا تھا۔ آپ کو کھانا بھی وقت پر نہیں ملتا تھا بلکہ بسا اوقات گھر والے آپ کو باسی روٹی اور سالن بھجوا دیتے تھے۔ اس کسمپرسی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خدمتِ اسلام کے عظیم کام کے لیے چُنا۔ آپ نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسلام کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا اور یہ اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ ایسی بشارتیں تھیں کہ آپ کے خلاف حسد اور مخالفت کی آگ بھڑک اُٹھی۔ ابھی آپ نے جماعت نہیں بنائی تھی اور نہ بیعت لی تھی کہ آپ کے خلاف مخالفت کے طوفان اُٹھ کھڑے ہوئے۔

غرض بے کسی کی حالت میں ایک آدمی نے اعلان کیا تھا کہ میں مسیح ہوں اور تمام دنیا اس کے خلاف متحد ہوگئی لیکن اپنوں اور بیگانوں کی پُرزور مخالفتوں کے باوجود آج ایک سے ہم ایک کروڑ بن چکے ہیں۔ یہ ہے ہماری تاریخ جس کا مطالعہ ہمارے لئے از بس ضروری ہے تاکہ ہمیں پتہ لگتا رہے کہ احمدیت کے حق میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی نمایاں تبدیلیاں رُونما ہو رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا ۱۹۶۵ء میں میرے انتخاب خلافت کے وقت صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ ۲۴ لاکھ روپے تھا لیکن پچھلے سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۸ لاکھ روپے آمد ہوئی جو تین گنا سے بھی زیادہ ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔ حضور نے آخر میں فرمایا تاریخ احمدیت کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دوست اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی گزاریں۔ اس سے انہیں بے انداز برکتیں حاصل ہوں گی کیونکہ خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے والے نقصان نہیں اُٹھایا کرتے۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور کا یہ نہایت ہی بصیرت افروز خطاب اختتام پذیر ہوا پھر دو منٹ کے بعد پہلے روزہ کی افطاری ہوئی۔ احباب نے مشن ہاؤس میں روزہ افطار کیا اور دوہری برکتوں سے مستفید ہوئے۔ اس موقعہ پر قریب ڈیڑھ سو احمدی دوست اور اُن کے بیوی بچے موجود تھے۔ عورتوں نے میٹنگ ہال میں حضور کی تقریر سُنی اور وہیں روزہ افطار کیا۔ ایک غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک عیسائی نوجوان جو اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں اور ربوہ بھی گئے تھے حضور کی تقریر کے وقت موجود تھے۔ نماز عشاء کے بعد حضور نے ان سے مصافحہ فرمایا اور تھوڑی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل کو قبولِ اسلام کے لئے کھول دے۔ اس روز حضور سے ملاقات کا سلسلہ قریباً سارا دن جاری رہا۔ سبھی احباب اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور مفید مشوروں اور قیمتی نصائح سے مستفید ہوتے رہے۔ لاریب یہ دن اُن کے لئے عید سے بڑھ کر خوشیوں کا دن تھا جس میں وہ اپنے نہایت ہی پیارے آقا حضرت اقدس کی دید و ملاقات، آپ کی شفقت اور پیار، آپ کے رُوح پرور کلمات اور زرّیں نصائح سے مسرور و مستفیض ہوئے۔

عجائب گھر کی سیر

۷ اگست۔ حضور صبح سے دوپہر تک دفتری ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے جو اس روز

لندن سے برادرم حمید اللہ صاحب آف ہنسلو مل کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ بمعہ اراکینِ قافلہ کے ساتھ Roskilde (راس کلے) میں وائی کنگ کے جہازوں کا عجائب گھر دیکھنے تشریف لے گئے۔ مکرم میر مسعود احمد صاحب، اور اُن کی بیگم صاحبہ، مکرم سوینڈ ہینسن صاحب اور حمید اللہ صاحب لندن بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ وائی کنگز (Vi Kings) ڈنمارک کے قدیم بادشاہ تھے۔ ان کے جہازوں کے پرانے ڈھانچے، تہذیب و تمدن اور امن و جنگ کے مختلف نمونے اس عجائب گھر کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

فریڈرکس سُنڈ میں تشریف آوری

عین ساحلِ سمندر پر واقع اس دلچسپ عجائب گھر کو دیکھنے کے بعد حضور ایدہ اللہ ایک قریبی مقام فریڈرکس سُنڈ میں برادرم مبین الحق خان صاحب (ابن مکرم حاجی نصیر الحق خان صاحب لاہور) کے مکان پر تشریف لے گئے جو CILICON ریسرچ لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور یہاں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ مقیم ہیں انہوں نے کل مشن ہاؤس میں ملاقات کے دوران حضور کی خدمتِ اقدس میں ازراہِ شفقت ان کے گھر تشریف لانے اور برکت بخشنے کی درخواست کی تھی۔

اِس موقع پر مقامی پریس کا ایک نمائندہ اور فوٹو گرافر اور فری لانس صحافی مسٹر ہارلے فوجے بھی موجود تھے۔ مسٹر ہارلے بھی اسی شہر میں رہائش رکھتے ہیں؛ وہ بھی اِس موقعہ پر موجود تھے۔ اِسی دوران پریس رپورٹر نے جماعت احمدیہ اور اسلام کی عالمگیر تعلیم سے متعلق چند سوال کئے۔ حضور نے قریباً نصف گھنٹے تک جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے نتائج پر روشنی ڈالی۔ آخر میں حضور نے احباب سمیت دُعا کی۔ مسٹر ہارلے چونکہ ربوہ میں حضور کے مہمان رہ چکے ہیں اور حضور کی مہمان نوازی سے بہت متاثر اور معترف ہیں اس لئے وہ بطورِ خاص چاہتے تھے کہ اِس موقع پر حضور اُن کے مکان پر تشریف لے جائیں۔ چنانچہ حضور ان کے مکان پر تشریف لے گئے جو زیادہ دُور نہیں تھا۔ حضور تھوڑی دیر مسٹر ہارلے کے گھر میں ٹھہرے اور اُن کی دلچسپیوں کے بارہ میں گفتگو کرتے رہے۔ مسٹر ہارلے نے اِس بات کا اظہار کیا کہ وہ حضور کی ڈنمارک میں تشریف آوری اور احمدیت کے متعلق عنقریب کسی رسالے یا اخبار میں مضمون لکھیں گے۔

ڈنمارک کے پریس کی خبریں

اگلے روز فریڈرکس سُنڈ کے ایک مقامی اخبار نے حضور کی تصویر کے ساتھ "حضرت خلیفۃ المسیح کی فریڈرکس سُنڈ میں تشریف آوری" کے عنوان سے لکھا کہ

"۲۸ سالہ پاکستانی نوجوان مسٹر مبین الحق خان اور ان کی بیگم کی درخواست پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ان کے فلیٹ میں تشریف لائے جو ایک کروڑ سے زیادہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے امام ہیں۔"

اخبار نے مزید لکھا کہ "جماعت احمدیہ جس کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی تھی۔ اسلامی عقائد پر سختی سے یقین رکھتی ہے اور قرآن کریم کے ہر ہر لفظ کی صحت پر اس کا یقین ہے۔ یہ جماعت جس کا مرکز ربوہ پاکستان میں ہے۔ بین الاقوامی حیثیت کی مالک ہے۔ ایک کروڑ سے زائد مسلمان احمدی دنیا کے ۱۲۵ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔"

علاوہ ازیں کوپن ہیگن کے ایک اخبار Vestegnen نے اپنی ۸ اگست کی اشاعت کے دوسرے سیکشن کے صفحہ ۲۶ پر پورے صفحہ پر حضور کے انگریزی خطاب کے متعلق حضور ایدہ اللہ اور بعض دوسرے احباب کی تصویروں کے ساتھ مضمون شائع کیا۔ نیز کوپن ہیگن کے کئی دوسرے اخباروں نے بھی حضور کے دَورے کے متعلق خبریں شائع کی ہیں۔ ✧

اخبارِ قادیان

محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر بدر تاحال لدھیانہ میں بغرضِ علاج مقیم ہیں۔ تفصیلی درخواستِ دُعا دوسری جگہ ملاحظہ ہو۔

- مکرم عبداللہ کے آدو صاحب آف افریقہ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲/۱۰ کو واپس تشریف لے گئے۔
- مکرم مرزا محمد زمان صاحب درویش کی اہلیہ صاحبہ (جنہیں کافی دیر سے دل کا عارضہ لاحق ہے) کو گزشتہ دنوں دوبارہ امرتسر لے جاکر دکھایا گیا اور ادویہ تجویز کی گئیں۔ موصوفہ کی صحتِ کاملہ کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔
- مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ دو نمائندے سکندرآباد کی مجلس سے قادیان پہنچ چکے ہیں۔ ✧

محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین

گزشتہ اشاعت میں احبابِ جماعت تک یہ افسوسناک خبر پہنچائی جا چکی ہے کہ محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی مورخہ ۲۶/۲۷ ستمبر کی درمیانی شب کو وفات پا چکے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مورخہ ۲۷ ستمبر کو بعد نمازِ عصر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی نے محترم مولانا صاحب مرحوم کی لمبی نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں درویشانِ کرام شریک ہوئے مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب باوجود اپنی علالتِ طبع کے کافی دُور تک میت کو کندھا دیتے ہوئے ساتھ گئے اور قبر تیار ہونے پر موصوف نے دُعا کرائی۔

احبابِ جماعت، محترم مولانا صاحب مرحوم و مغفور کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق پانے کے لئے دُعا فرمائیں ✧

حیدرآباد دکن میں ایک نوجوان کا قبولِ احمدیت

گزشتہ سال حیدرآباد کے ایک انجینئر مکرم محمد وقار احمد صاحب حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے جبکہ آپ کے بھائی مکرم محمد عزیز احمد صاحب انجینئر، ۱۹۷۱ء میں جماعتِ احمدیہ شکاگو (امریکہ) کی تبلیغی سرگرمیوں کو دیکھ کر امریکہ میں بیعت کر کے جماعتِ احمدیہ سے وابستہ ہو گئے تھے۔ آپ دونوں کے ایک اور بھائی مکرم محمد رفیع احمد صاحب B.Com سینئر اسسٹنٹ ایچ۔ ایم۔ ٹی حیدرآباد، جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے تھے۔ آپ کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "فتح اسلام" اور تفسیر سورۂ بقرہ انگریزی پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اور بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۹/۸/۷۸ کو مشن ہاؤس حیدرآباد میں تشریف لاکر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک!

موصوف مورخہ ۹/۸/۷۸ کو امریکہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ دل میں آرزو تھی کہ بیعت کر کے اپنے بھائی مکرم محمد عزیز احمد صاحب مقیم امریکہ سے ملاقات کریں۔ اِسی خوشی میں مکرم محمد وقار احمد صاحب، شکرانہ فنڈ میں -/۱۰ روپے اور اعانت بدر میں -/۱۰ روپے ادا کرتے ہوئے احبابِ جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم محمد رفیع احمد صاحب کی استقامت اور امریکہ کے سفر کے بابرکت ہونے نیز اپنی والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور انہیں بھی قبولِ احمدیت کی توفیق عطا ہونے کے لئے دُعا فرمائیں ✧

خاکسار:
حمید الدین شمس۔ مبلغ حیدرآباد۔

محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری کیلئے درخواستِ دُعا

محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر تاحال لدھیانہ C.M.C ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ موصوف کا گزشتہ دنوں ریڑھ کی ہڈی کا میجر اپریشن ہوا تھا اور ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اگر اس وقت اپریشن نہ کیا جاتا تو نچلے حصہ میں فالج کا خطرہ تھا۔

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مورخہ یکم اکتوبر کو محترم مولوی صاحب کی تیمارداری کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے آپ کے ساتھ محترم مولوی محمد حفیظ صاحب کے اہلِ عیال بھی گئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ کامیاب اپریشن کے بعد بندشِ پیشاب کی تکلیف ہوگئی اور پیشاب نکالنے کے لئے نالی بار بار ڈالنے کی وجہ سے انفیکشن ہوگئی۔ پھر بخار کے ساتھ بے حد کمزوری ہوگئی چنانچہ خون کی دو بوتلیں دی گئیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے گُردے ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ مثانے میں تکلیف تھی جسکی صفائی کی گئی اب بھی پیشاب نالی کے ذریعہ آرہا ہے لیکن صاف ہے۔ ۲/۱۰ کو جب محترم صاحبزادہ صاحب وہاں سے چلے ہیں محترم مولوی صاحب کو کافی تیز بخار تھا۔

احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین ✧

(ادارہ بدر)

آہ! میرے اُستاد! میرے خُسرِ محترم!
مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی مرحوم!!

از محمد انعام غوری

سرخ سپید رنگت، چھ فٹ سے کچھ نکلتا ہوا قد۔ سر پر سُرخ رنگ کی ترکی ٹوپی جس کی پیشانی پر کالے دھاگوں کا پھندنا جھولتا رہتا اور کبھی سفید ململ کی بانکی کی پگڑی ہوتی، ڈھیلا ڈھالا لمبا کھدر کا کرتا، پورے پانچ گز لٹھے کی شلوار، جو دیکھتا اس کی نظر ہی لگ جاتی میرے استاد کو اگر آپکے پاؤں میں کسی قدر لنگ نہ ہوتا!!

۱۹۳۲ء میں میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوا اور مولانا صاحب مرحوم کو جب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ کے روپ میں دیکھا تو زانوئے تلمذ تہہ کرنے کے آداب اور ڈسپلن کے حقیقی معنی خود بخود کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگے اور آنکھ بھی کیوں نہ، جب کبھی ذرا بازار میں ننگے سر نکل گئے اور دل میں خیال آیا کہ کہیں مولانا صاحب کی نظر نہ پڑ جائے تو کیا دیکھا ہوں بازار کے آخری سرے سے سرخ رنگ کی ٹوپی اور اس پر کالے رنگ کا پھندنا جھولتا نظر آرہا ہے!

منطق، فلسفہ، انشاء وغیرہ اہم مضامین اپنے ذمہ ہی رکھتے۔ ادھر پیریڈ شروع ہوا اُدھر مولانا صاحب اپنے تیار کردہ نوٹس اور پورے ساز و سامان کے ساتھ کلاس میں تشریف لے آتے اور پڑھائی شروع ہو جاتی پورے ۴۵ منٹ لگاتار پڑھاتے۔ آواز بلند تھی پورے جوش سے سمجھاتے اور اسی وقت چہرہ لال سُرخ ہو جاتا انگلیوں پر گِن کے سمجھا۔ [illegible] وہ انداز آج بھی میری نظر کے سامنے ہے۔ آپ طلباء کو جہاں انتہائی محنت سے تعلیم دیتے وہاں مہربانی اور شفقت سے بھی پیش آتے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ڈسپلن کے حد درجہ خود بھی پابند تھے اور دوسروں کو بھی پابند رکھنے کی انتہائی سعی کرتے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جو طالب علم کے زمانے میں آپ کی سختی کا رونا روتے تھے آج آپ کو یاد کر کے روتے اور دل کی گہرائیوں سے آپ کے حق میں دعائیں دیتے ہیں۔ محترم مولانا صاحب مرحوم ہمیشہ سلسلہ کا مفاد مدِ نظر رکھتے طالب علم کی وقتی خوشنودی کو یکسر نظر انداز کر کے اس کے مستقبل پر نظر رکھتے اور اسی کو سنوارنے کے لئے ایک بااصول، ذمہ دار اور محض للہ کام کرنے والے کی حیثیت سے جو مناسب سمجھتے کرتے اور اپنے فیصلہ پر ایک آہنی عزم کے ساتھ قائم رہتے۔ حق بات منہ پر کہتے خواہ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا یہ نہ سوچتے کہ میری بات کا بُرا مناتا ہے یا اچھا۔ یہ جرأت، یہ صاف گوئی، یہ صاف دلی آپ کا ایک نمایاں اور بہت ہی نمایاں وصف تھی!

مولانا صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جیّد عالم تھے۔ خدمتِ دین کا بے پناہ جذبہ تھا۔ اپنی عمرِ عزیز کے بہترین سالوں میں قرآن و حدیث کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام پر عبور حاصل کیا ہر کتاب کا مطالعہ اتنا گہرا تھا کہ ضروری حوالجات کے صفحے اور سطر تک ازبر تھیں۔ مذاہبِ عالم کے مضمون میں بھی خاص مہارت حاصل تھی۔ بائیبل تو گویا یوں معلوم ہوتا تھا کہ حفظ ہی کر لی ہے۔ قادیان ہی میں اکثر پادری صاحبان سے گفتگو کرتے دیکھا ایک مرتبہ ایک پادری صاحب کہنے لگے آپ کو اپنی کتاب کے حوالے نکالنے میں دیر لگتی ہے لیکن بائیبل کے حوالے فوراً نکال لیتے ہیں۔ جب تک بینائی نے ساتھ دیا اشہبِ قلم کو دوڑاتے رہے اور خاص طور پر اخبار ریڈرز کے کالموں اور انفرادی خط و کتابت کے ذریعہ عیسائیت کا مقابلہ کرتے رہے۔ دوسری طرف بہنا میدال کے پاس بھی اب تک کئی لاجواب خطوط موجود ہیں۔ آپ کے مضامین بہت علمی ٹھوس مواد پر مشتمل ہوتے مسائل کا استنباط۔ طرزِ استدلال بہت مضبوط اور مؤثر ہوتا۔ جناب طالب شاہ آبادی ایڈیٹر رسالہ ہُما سے اکثر خط و کتابت رہتی وفات سے چند روز قبل بیماری کے ایام میں موصوف کا عیادت کے سلسلہ میں خط آیا تھا پڑھ کر سنایا گیا تو فرمایا فوراً شکریہ کا خط لکھو۔

جب نائب ناظر تالیف و تصنیف کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تو پوری یکسوئی کے ساتھ سارا وقت ہی مطالعہ اور مضامین تیار کرنے میں گزارتے رہے حتیٰ کہ جب نظر بہت کمزور ہو گئی تو ایک عزیز سے شیشہ محض اس غرض کے لئے کہ بعض حوالے تلاش کرنے یا نئے حوالے نوٹ کرنے ہوتے ہیں اپنے استعمال میں رکھتے رہے۔ گزشتہ سال جب جلسہ سالانہ کی تقاریر سنیں تو بعض نئے حوالے سننے میں آئے مجھے تاکید کی کہ فلاں تقریر میں فلاں حوالہ تھا وہ لکھ کر لاؤ اور میری نوٹ بک میں درج کر دو۔ ہمارے جیسے [illegible] عاقبت نااندیش سوچتے کہ اب اس عمر میں حوالے جمع کر کے کیا کرنا ہے۔ لیکن جنہوں نے زندگی کی آخری سانس تک اسلام و احمدیت کی خدمت پر کمربستہ رہنے کی قسم کھائی ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ میری صحت اب کام کے قابل نہیں رہی یا میری نظر کمزور ہو گئی ہے اب حوالے جمع کر کے کیا فائدہ ہے!

دو ماہ قبل جولائی کی بات ہے موسمی تعطیلات میں پہلے میں نے تبلیغی و تربیتی وفد کے ساتھ کشمیر جانے کا پروگرام بنایا تھا اور پارٹی آیزرہ میرا حلقہ تجویز کیا گیا تھا۔ مولانا صاحب مرحوم نے جب یہ سنا تو فرمایا وہاں دو ایک غیر مبائعین رہتے ہیں ان سے پوچھنا میری اتنے صفحوں کی ایک چٹھی اور اتنے صفحوں کی دوسری چٹھی ابھی تک آپکے پاس لاجواب پڑی ہے اور پھر فرمایا نوٹ بک اور قلم اور دفتر سے کتابچہ "ایک غلطی کا ازالہ" لے کر آجاؤ خود چلنے پھرنے کے قابل نہیں اور نظر بھی پوری طرح کام نہیں کرتی۔ لیکن میرے آنے تک اپنی اہلیہ محترمہ سے چند ایک کتابیں نکلوائیں اور تیار ہو کر بیٹھ گئے۔ میں آکر پاس بیٹھ گیا۔ آپ ایک ایک کتاب پکڑاتے اور کہتے نکالو فلاں صفحہ اور خط کشیدہ سطریں پڑھو۔ نکالو فلاں صفحہ اور حاشیہ کی عبارت پڑھو وغیرہ وغیرہ اسی طرح آپ نے کئی کتابوں کے ضروری حوالہ جات نوٹ کروائے فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر و ارفع درجاتہ فی جنت النعیم۔

تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے اگرچہ آپ کو باہر نکلنے کے مواقع بہت کم ہی میسر آتے تھے لیکن جب بھی کہیں باہر جانا ہوتا تذکرہ "پیغام صلح" دیگر ضروری لٹریچر ساتھ رکھتے اور پنجابی دھڑلے سے تبلیغ کرتے جوبات کرتے دلیل کے ساتھ کرتے اور پھر منوا کر ہی چھوڑتے دینی مسئلہ پر گفتگو کرتے وقت ایک خاص جوش کی حالت ہوتی اور مضمون یوں آپ کے منہ سے نکلتا گویا اندر ایک مواج دریا موجزن ہے جس کی لہر پر لہر ایک کے پیچھے ایک آتی چلی جاتی ہیں اور یہ سب آپکی شبانہ روز محنت اور کثرتِ مطالعہ کا نتیجہ تھا۔

گھر میں بھی دُنیوی باتوں سے زیادہ دینی باتیں ہوتی رہتیں قرآن و حدیث کی باتیں ہوتی رہتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی عام فہم باتیں اپنی اہلیہ اور بچوں کو بھی سناتے اور سمجھاتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی تاکید کرتے رہتے۔ میری بیٹیوں کو پاس بٹھا کر سبق آموز کہانیاں اور چھوٹی چھوٹی دعائیں یاد کرواتے رہتے کچھ عرصہ سے اپنی اہلیہ محترمہ کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی کہ روزانہ حدیث کی کتاب "حدیقۃ الصالحین" کا کچھ حصہ سنایا کریں جس پر عمل ہو رہا تھا۔ ہر وفاشعار بیوی اپنے خاوند کی خدمت کو اپنا فرضِ اوّلین سمجھتی ہے۔ لیکن میری خوشدامن صاحبہ کو مولانا صاحب کی خدمت کی جو توفیق و سعادت حاصل ہوئی وہ واقعی قابلِ رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے افضال سے نوازے!

محترم مولانا صاحب مرحوم کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ خاندان حضرت اقدس کا کوئی فرد ملتا تو خواہ عمر میں چھوٹا ہو کسی زمانہ میں شاگرد ہی کیوں نہ رہ چکا ہو مصافحہ کر کے دست بوسی کرتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرتے۔ خلافت سے بے پناہ وابستگی تھی اور ہمارے امام ہمام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت و نوازش بھی ملاحظہ کیجئے وفات کے بعد جو سب سے پہلا تعزیت کا پیغام پہنچا وہ ہمارے ہر ایک عزیز سے عزیز تر امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

(باقی صفحہ ۱۲ کالم عــ پر)

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی کی وفات پر

تعزیتی ریزولیشن

انجمن احمدیہ تحریک جدید ریزولیشن نمبر ۱۴ (۲۷.۹.۷۸)

رپورٹ محترم وکیل الاعلیٰ صاحب کہ آج ۲۷ ستمبر کو حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی درویش وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون آپ سلسلہ احمدیہ اور خلافت کے فدائی اور سلسلہ احمدیہ کے بہترین عالم اور مخلص بزرگ تھے آپ کی وفات ایک قومی صدمہ ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ

(۱) آپ کے انتقال کو ریکارڈ کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو درجاتِ عالیہ سے نوازے اس صدمہ میں مجلس ہذا کو مرحوم کے اہل و عیال اور اقارب سے گہری ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(۲) اس ریزولیشن کی نقول نظارت خدمتِ درویشاں، مرحوم کے اقارب کی خدمت میں اور اخبار بدر کو دی جائیں۔

انجمن احمدیہ وقفِ جدید ریزولیشن نمبر ۲۱ (۲۷.۹.۷۸)

رپورٹ محترم انچارج صاحب وقفِ جدید کہ آج ۲۷ ستمبر کو سلسلہ احمدیہ کے بلند پایہ عالم اور مخلص کارکن حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی درویش رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی خدماتِ مسلسلہ ناقابلِ فراموش ہیں

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ

(۱) آپ کی وفات کو قومی صدمہ ہونے کے باعث ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ مجلس ہذا دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت کی آغوش میں لے اور آپ کے اہل و عیال اور اقارب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین (۲) اس کی نقول مرحوم کے اہل و عیال اور اقارب کے علاوہ نظارت خدمتِ درویشاں اور بدر کی خدمت میں بھی بھجوا دی جائیں۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان

آج مورخہ ۲۷ ستمبر ۷۸ء صبح قریباً ساڑھے تین بجے محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی سابق ہیڈماسٹر مدرسہ احمدیہ و نائب ناظر تالیف و تصنیف۔ ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اس خبر سے ہم سب درویشان کو دلی صدمہ ہوا ہے۔ محترم مولانا صاحب مرحوم کا وجود جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان اور مرکز قادیان کے لئے بے حد مفید تھا آپ نے اپنی ساری زندگی خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت میں بسر کی اور تقسیم ملک کے بعد مبلغین تیار کرنے میں آپ نے علمی لحاظ سے ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۶۶ء تک آپ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈماسٹر رہے اس اثناء میں درویشان کی علمی ترقی کے لئے بھی آپ مسجد مبارک میں قرآن مجید پڑھانے کی خدمت سرانجام دیتے رہے اسی طرح مستورات کی تعلیم و تربیت کے لئے جب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جامعہ کلاسیں جاری فرمائی تھی تو آپ اس میں بھی پوری لگن اور محنت سے پڑھاتے رہے اور ہر قسم کی خدمتِ دینی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا جذبہ پیدا کرنے میں حد درجہ کوشاں رہتے آپ نہایت متقی، خدا ترس عالم باعمل اور بزرگ درویش تھے اور آخری سانس تک آپ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو قابلِ رشک طور پر نبھایا ہے

درس و تدریس کے علاوہ آپ نے اخبار بدر میں ٹھوس علمی مضامین کا ایک گرانقدر اور کثیر ذخیرہ چھوڑا ہے اور اس کے ساتھ بعض کتابچے اور پمفلٹ بھی مرتب فرمائے جو نہایت مفید اور مؤثر ہیں آپ کا تبحرِ علمی اپنوں اور غیروں میں مسلم ہے اور آپ کی وفات سے ہم ایک متبحر وجید عالم، مخلص خادمِ دین، اور بزرگ دعا گو درویش سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اس خلا کو پُر فرمائے آمین

اس صدمہ میں ہم سب درویشانِ قادیان محترم مولانا صاحب مرحوم کے عزیز و اقارب اور پسماندگان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل دے اور سب کا حافظ و ناصر و کفیل ہو

ہم ہیں غمزدہ افرادِ جماعتِ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان

یہ خبر نہایت غم و حزن کا باعث ہے کہ آج مورخہ ۲۷ ستمبر ۷۸ء صبح قریباً ساڑھے تین بجے محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل درویش قادیانی سابق ہیڈماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان و نائب ناظر تالیف و تصنیف و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون محترم مولانا صاحب موصوف تقسیم ملک کے بعد قادیان میں مدرسہ احمدیہ کے اجراء کے وقت سے ہی بطور ہیڈماسٹر مدرسہ احمدیہ خدمت سرانجام دیتے رہے ہیں آپ نہایت محنتی، متقی، عالم باعمل اور وسیع و دقیق مطالعہ رکھنے والے استاد تھے۔ تدریسی مشاغل کے علاوہ اخبار بدر اور دیگر رسائل میں آپ ٹھوس اور مدلل مضامین ہمیشہ لکھتے رہتے۔ جس سے احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب بھی بہت متاثر ہوتے رہتے وسعتِ مطالعہ اور وسعتِ علم کے لحاظ سے آپ اس وقت ہندوستان کے چوٹی کے عالم تھے اس وقت ہندوستان میں دو تین بزرگ احمدی علماء کو چھوڑ کر باقی سب احمدی علماء آپ کے شاگرد ہیں آپ نے نائب ناظر تالیف و تصنیف بننے کے بعد کئی مفید کتابچے بھی مدون فرمائے جن سے علم کلام میں جماعت کے افراد کو کافی مدد ملی اور غیر از جماعت احباب کے لئے بھی ہدایت کے سامان مہیا ہوئے محترم مولانا صاحب کی زندگی ہم سب کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ ہندوستان میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اس خلا کو اپنی رحمت سے پُر فرمائے۔ اور آپکی وفات دراصل اس مقولہ کی مصداق ہے کہ موت العالِم موت العالَم جس سے ہمارے دل میں شدید غم ہے اور ہم سب اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ محترم مولانا صاحب کے فرزندوں اور دیگر پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہمیں توفیق دے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر رہے آمین

اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ قادیان

خریدارانِ بدر کی توجہ کیلئے

جملہ خریدارانِ اخبار بدر کی اطلاع کے لئے بذریعہ اعلان ہذا تحریر کیا جاتا ہے کہ انکے سابقہ خریداری نمبر اخبار بدر کی تبدیلی کردی گئی ہے اور ان کی از سرِ نو ترتیب دی گئی ہے اور پچھلے ایک ماہ سے جملہ خریدارانِ بدر کو نئے خریداری نمبر سے اخبار بھجوایا جا رہا ہے اس لئے جملہ خریدارانِ بدر سے گزارش ہے کہ آئندہ خط و کتابت بسلسلہ اخبار بدر اپنے موجودہ نئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور اسی طرح چندہ اخبار بدر کی رقم بھجواتے وقت بھی اپنے اس خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں نیز اپنے ڈاکخانہ کا پن کوڈ نمبر بھی تحریر کریں تا کہ آپ کے نام اخبار بدر بھجوانے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

اُمید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں دفتر بدر سے تعاون فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

مینیجر بدر قادیان

درخواستِ دُعا

میری بڑی لڑکی محمودہ بانو T.D.C پارٹ فرسٹ اور دوسری لڑکی خالدہ بُشریٰ میٹرک کا امتحان دے رہی ہے دونوں کی کامیابی کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد یوسف وانی ہیڈ ماسٹر اونگام (کشمیر)

حاصلِ مطالعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند فارسی اشعار کو

نظام حیدرآباد میر عثمان علی خان آصف سابع نے اپنی طرف منسوب کیا

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد دکن

نظام حیدرآباد اسلامی دنیا میں ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں چونکہ وہ مسلم ریاستوں میں سب سے بڑی ریاست حیدرآباد کے مالک رہے ہیں اور آج بھی جبکہ ریاستیں ختم ہو چکی ہیں۔ جناب میر عثمان علی خان کا نام خصوصًا حیدرآباد اور عمومًا دیگر مسلمانوں میں زبان زد ہے چنانچہ آپ کی مدح میں ایک شاعر نے یوں کہا ہے

سلاطین سلف سب ہو گئے نذرِ اجل عثمان
مسلمانوں کا تیری سلطنت سے ہے نشاں باقی

نیز آپ کے لئے جس رنگ میں دعائیں کی جاتی رہیں وہ بھی ملاحظہ ہو ہے

تا ابد خالقِ عالم یہ ریاست رکھے
تجھکو عثمان بصد اجلال سلامت رکھے

(بحوالہ "جشنِ عثمانی" مرتبہ محمد فاضل حیدرآباد)

نیز کتاب مذکورہ "جشنِ عثمانی" میں آپ کو خلیفۃ المسلمین بھی لکھا گیا ہے اور پھر ہندوستان کے دیگر نوابوں کو جہاں His Highness کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا وہاں میر عثمان علی خان نواب حیدرآباد کو His Exalted کے لقب سے مخاطب کیا جاتا تھا جو آپ کی شخصیت کو نمایاں کرتا ہے۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں میر عثمان علی خان اس لئے زیادہ متعارف ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کتاب "تحفۃ الملوک" رقم فرمائی جس کے ذریعہ جناب میر عثمان علی خان نواب حیدرآباد دکن کو وہ آواز پہنچائی جو موجودہ زمانہ میں مرکز محمدیت پر بنی نوع کو جمع کرنے کے لئے بلند ہوئی ہے نیز کتاب مذکور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بصیرت افروز مبسوط اور مؤثر دلائل قاطعہ کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اس کتاب کے آخر میں نواب صاحب کو نہایت ایمان بخش الفاظ میں سلسلہ احمدیہ کی طرف حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توجہ دلائی ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ

"چونکہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ایک عظیم الشان دعویٰ ہے اور ہر ایک شخص کا جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے فرض ہے کہ اس پر غور کرے اس لئے میں اُمید کرتا ہوں کہ جناب اس پر غور فرمائیں گے اور جناب کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ جناب کے اعمال کا اثر صرف آپ کی ذات پر ہی نہیں پڑتا بلکہ آپ کی رعایا میں سے بہت سا حصہ آپ کے اعمال کی نقل کرتا ہے پس صرف آپ کا صداقت کو قبول کر لینا نہیں ہے بلکہ ممکن ہے کہ اس کے ذریعہ ہزاروں کو ہدایت ہو ان سب کا ثواب آپکے نام لکھا جائے گا اسی طرح آپ کا انکار صرف آپکا انکار نہیں بلکہ وہ بہتوں کی رکاوٹ کا باعث ہوگا جس کے لئے جناب اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہیں کیونکہ اس شہنشاہ کے سامنے بادشاہ و گدا گر سب کو جوابدہ ہونا ہوگا۔"

(تحفۃ الملوک)

"تحفۃ الملوک" کا ایک ایک فقرہ سلیم الفطرت انسان کے دل کی گہرائیوں میں اترنے والا ہے نیز اس کتاب کے آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دو فارسی نظمیں جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں رقم فرمائی ہیں نقل کی گئی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جناب نواب صاحب موصوف نے کتاب مذکور اور اس میں نقل شدہ دو نظموں کا مطالعہ کیا تو اسقدر متأثر ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی درثمین کو حاصل کر کے پڑھا اور حضور کے اس فارسی منظوم کلام نے آپ کو اس قدر گھائل کیا کہ اس کے بعض اشعار نواب صاحب موصوف نے اپنی ایک فارسی نظم میں شامل کر کے انہیں اپنی طرف منسوب کیا چنانچہ ایک رسالہ سیرت النبی نمبر جو کئی سال پرانا ہے اور اس کا ٹائیٹل نہ ہونے کے باعث ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس رسالہ کا کیا نام ہے۔ لیکن غالب گمان یہ ہے کہ وہ رسالہ "مدینہ" ہے جو بجنور سے نکلا کرتا تھا کیونکہ اس رسالہ میں مولانا عبد الرحیم صاحب حسینی خاص نامہ نگار "مدینہ" نصر اللہ خان عزیز بی اے ایڈیٹر "مدینہ" محمد مجید حسن مالک "مدینہ" کے مضامین شائع ہوتے ہیں اس رسالہ کے صفحہ ۱۹۶ پر فارسی نظم بعنوان ذیل شائع ہوئی ہے۔

"تاجدار دکن شہنشاہ زمن کے دربار میں

زبانِ پایگاہ حضور نظام میر عثمان علی خاں خلد اللہ ملکہ

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمد است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جلالِ محمد است
دریائے نعمت کہ کنارش پدید نیست
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمد است
دارم جو در گرہ گہرِ آبدار دیں
ایں آب من ز آب زلالِ محمد است
پُر نور کرد آنکہ مرہم دلی مرا
عثماں ضیائے شمع خیالِ محمد است"

خط کشیدہ مصرعے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے نقل کئے گئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں جو کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رقم فرمایا ہے اس کا جواب نہیں کیونکہ وہ ایک عاشق صادق کی دل کی گہرائیوں کی آواز ہے۔

نواب صاحب مذکور زندگی بھر بظاہر جماعت کے حق میں نہ تھے لیکن ان کا دل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا جس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ انہوں نے حضور کے کلام کو اپنی ایک فارسی نظم میں شامل کر کے اسے اپنی طرف منسوب کیا۔ اب ایک شک باقی یہ رہ جاتا ہے کہ گذشتہ دنوں جب خاکسار نے ایک غیر احمدی عالم کے سامنے وہ نظم پیش کی جس کو نظام صاحب نے اپنی طرف منسوب کیا ہے تو وہ نواب صاحب کے اتنے پرستار اور مداح تھے کہ وہ یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہو سکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خاں نے اپنی طرف منسوب کیا ہو اور کہا کہ وہ تو خود فارسی کے جید عالم تھے اور حضرت مرزا صاحب کے ہم عصر تھے ہو سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ہی میر عثمان علی خان کے کلام کو اپنے کلام میں شامل کیا ہو۔ چنانچہ خاکسار نے ان کے شک کو یوں رفع کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نظم یکم مارچ ۱۸۸۴ء کو اخبار "ریاض ہند" امرتسر کے صفحہ ۱ پر شائع کی گئی ہے جبکہ اس وقت ابھی میر عثمان علی خان صاحب پیدا بھی نہ ہوئے تھے کیونکہ نواب صاحب کی پیدائش ۱۸۸۶ء کی ہے ملاحظہ فرمائیں: "جشنِ عثمانی" مرتبہ محمد فاضل حیدرآباد بر موقعہ سلور جوبلی صفحہ ۱ گویا کہ نواب صاحب کی پیدائش سے دو سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نظم شائع ہو چکی تھی اور عجیب اتفاق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نواب صاحب کی پیدائش کے سال یعنی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دوبارہ اس نظم کو شائع فرمایا جس سے یہ حقیقت اور بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ ہے جو نواب صاحب نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

اب ایک اور شک باقی رہ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ معترض کہہ سکتا ہے کہ رسالہ مذکور جس کا ٹائیٹل ہی موجود نہیں جس کی بنا پر نہ تو اسکا سنہ کا اور نہ ہی مقام طباعت کا ثبوت مل سکتا ہے) کی اشاعت کسی مخالف کی شرارت ہو۔

چنانچہ اس شک کو دور کرنے کے لئے میر عثمان علی خان صاحب کا دیوان دیکھا گیا دیوان کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ واقعہ میں نواب صاحب مذکور کی مذکورہ نظم بزبان فارسی "نعت" کے عنوان کے تحت دیوان کے صفحہ ۳۰ پر درج ہے لیکن پہلے شعر کے دوسرے مصرع میں لفظ "خاکم" کی بجائے "زجرم" درج ہے اور دوسرے شعر کے دوسرے مصرع میں "جمال" کی بجائے "جلال" درج ہے۔ اس نعت کے جملہ دس مصرعے ہیں جن میں سے چھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں سے لئے گئے ہیں اور دیوان کا نام "انتخاب کلام آصف سابع" ہے جس کا دیباچہ جناب رشید احمد صدیقی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ نے تحریر فرمایا ہے اور اس دیوان کو دفتر ایچ-ای-ایچ دی نظامس ٹرسٹس "پریڈ ویلا" روبرو فتح میدان کلب حیدرآباد اے پی نے ۱۹۶۷ء میں شائع کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے پُر معارف اور پُر نور کلام سے منور ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت ۱۹۷۸ء!

معیار اوّل و دوم :-

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

۱۹۷۸ء میں ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کا عمر کے مطابق اور نصاب کے مطابق امتحان لیا گیا تھا۔ معیار سوم کا رزلٹ شائع ہو چکا ہے۔ چونکہ قادیان کی ناصرات کا دینی نصاب زیادہ تھا اس لئے ان کی پوزیشن بھی علیحدہ نکالی گئی ہے اور بیرون ناصرات کا آپس میں مقابلہ رکھا گیا ہے۔ معیار اوّل کی قادیان کی کل ۲۷ لڑکیوں نے امتحان دیا جس میں سے ۲۵ کامیاب ہوئیں بیرون ناصرات معیار اوّل میں ۹ ناصرات کی ۴۴ لڑکیاں شامل ہوئیں جن میں سے ۴۴ کامیاب ہوئیں۔ معیار دوم میں قادیان کی ۴۹ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں جن میں سے ۴۵ کامیاب ہوئیں بیرون ناصرات معیار دوم میں سے ۱۲ ناصرات کی ۳۱ لڑکیاں شامل ہوئیں جن میں سے ۳۰ کامیاب ہوئیں۔ معیار اوّل دوم میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والی بچیوں کے ساتھ پوزیشن لکھ دی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ اس سے بڑھ کر دینی امتحانوں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بچیوں کے انعامات اور سندات انشاء اللہ جلد بھجوادی جائیں گی۔

نوٹ :- ۱۹۷۹ء کا نصاب ہر ناصرات کو ماہ دسمبر ۷۸ء میں بھجوا دیا جائیگا۔ نگران ناصرات عمر کے لحاظ سے بچیوں کے گروپس بنا کر نصاب کے مطابق تیاری کرائیں۔ امتحان انشاء اللہ ماہ جون کے آخری اتوار کو لیا جائے گا۔

(سہیلہ محبوب۔ نگران ناصرات الاحمدیہ)

ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل

قادیان :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ فرخندہ بیگم	سوم	۸۹
" بشریٰ پروین		۸۰
" ناصرہ بیگم		۸۱
" حلیمہ بیگم		۸۶
" قمر النساء	دوم	۹۱
" شارقہ سلطانہ		۷۷
" امۃ الشکور		۸۵
" مریم صدیقہ	اوّل	۹۴
" نسرین عفت		۷۰
" طاہرہ مبارکہ		۶۲
" زینب نسرین		۸۸
" منصورہ بیگم		۴۶
" ریحانہ متین		۴۱
" ناصرہ طیبہ		۴۶
" امۃ الحفیظ		۵۶
" امۃ الحمید		۷۱
" امۃ الحفیظ		۶۳
" شمیم اختر		۳۵
" امۃ الکریم		۴۸
" امۃ الرشید		۵۳
" امۃ الہادی		۵۶
" شوکت النساء		۴۲
" امۃ المجید		۳۵
" امۃ النصیر		۵۴
" راشدہ رحمٰن		۴۰

حیدرآباد :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ عالیہ		۳۶
" رفیعہ بیگم		۳۷

شموگہ :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ بشریٰ بیگم		۵۳
" قمر النساء		۴۷
" بدر النساء		۵۶

کیرنگ :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ صوفیہ خاتون		۵۴
" بلقیس بیگم		۴۰
" نصرت بیگم		۳۵
" ممتاز بیگم		۴۳
" رابعہ بشریٰ		۴۲
" قیصری بیگم		۳۹
" امۃ الرشید		۴۱
" ساجدہ بیگم		۳۳
" خورشید بیگم		۴۶
" قدسیہ بیگم		۳۳
" امۃ الہادی		۳۳
" انجم آراء		۳۵
" امۃ العزیز		۴۹
" امۃ النور		۳۲
" امۃ الحفیظ		۳۸
" ام الامام		۳۴

کرڈاپلی :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ نفیسہ بیگم		۳۹
" عقیلہ بیگم		۴۶
" کوثر بیگم		۴۰

شاہجہانپور :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ امۃ القیوم پرویز فضل		۵۲

امروہہ :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ شاہدہ پروین	سوم	۶۰
" قمر جہاں	دوم	۶۶

کینڈراپاڑہ :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ نجمہ پروین	سوم	۶۰
" شمیم کوثر		۵۸
" فاطمہ تسنیم	اوّل	۷۱

یادگیر :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ زینت بیگم		۴۰
" نصرت جہاں	اوّل	۷۱
" نسیم بیگم		۲۷
" عائشہ صدیقہ		۵۰
" رشیدہ بیگم		۳۸
" نعیم النساء		۳۶
" مریم صدیقہ		۵۶
" ام ہانی		۴۳

مدراس :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ مریم صدیقہ	سوم	۶۰
" رشیدہ		۴۶
" فریدہ عفت		۴۵

ناصرات الاحمدیہ معیار دوم

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ امۃ الرؤف		۶۳
" طیبہ مبارکہ	اوّل	۹۴
" مبارکہ طیبہ		۳۳
" امۃ الہادی		۶۶
" رضیہ بیگم	سوم	۸۵
" بشریٰ رقیہ		۶۴
" راشدہ پروین		۷۳
" طلعت شاہین		۶۰
" مبشرہ شوکت		۸۳
عزیزہ مبشرہ شوکت		۸۲
" شوکت منورہ		۷۶
" امۃ الباسط بشریٰ		۷۱
" حسنہ صادقہ		۳۹
" امۃ الباری		۸۴
" طاہرہ شوکت	دوم	۹۱
" امۃ النصیر		۷۸
" طاہرہ صدیقہ		۶۷
" امۃ الحی فاروق		۶۵
" بشریٰ بیگم		۳۸
" سعیدہ پروین		۸۱
" طلعت بشریٰ		۵۱
" طاہرہ بشریٰ		۳۵
" امۃ الحی		۳۹
" افتخار محمودہ		۵۰
" طلعت راشدہ		۷۸
" مظفر محسنہ		۵۰
" امۃ الباسط		۳۴
" آمنہ خاتون		۴۱
" بشریٰ نصرت		۴۰
" راشدہ پروین		۵۷
" امۃ النصیر		۸۱
" حمیدہ خانم		۷۴
" فریدہ بیگم		۸۴
" بشریٰ صادقہ		۷۵
" راشدہ سلطانہ		۶۴
" رضیہ سلطانہ		۳۸
" ملکہ منزہ		۷۵
" مبارکہ بیگم		۹۳
" زبیدہ خانم		[illegible]
" امۃ الحی		۴۶
" امۃ الرقیب		۸۰
" فوزیہ		۶۰
" نصیرہ سلطانہ		۸۱
" ساجدہ پروین		۵۱
" نعیمہ ساجدہ		۴۱
" راشدہ پروین		۴۸

حیدرآباد :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ مسعودہ ریحانہ		۵۲
" امۃ البصیر		۴۹
" امۃ النصیر		۶۵
" عطیہ سلطانہ		۶۵
" طیبہ صدیقہ		۶۳

شموگہ :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ زرینہ بیگم		۵۰
" امۃ القدوس	سوم	۷۱
" عصمت النساء		۵۱
" منصورہ بیگم		۵۹
" بی بی عائشہ		۵۰

کرڈاپلی :

نام ناصرات	پوزیشن	نمبر حاصل کردہ
عزیزہ انجم بانو		۴۳

عزیزہ عقیدہ بیگم ۵۱
〃 وحیدہ بیگم ۳۳
〃 رشیدہ بیگم ۳۳

امروہہ

عزیزہ زمرد بیگم ۴۲
〃 نسرین بانو ۳۹

کلکتہ

عزیزہ سنجیدہ جبین ۳۸
〃 فریدہ انور ۳۹

یادگیر

عزیزہ نصرت جہاں کوثر ۴۲
〃 عائشہ بیگم ۴۷

شاہجہانپور

عزیزہ مبشرہ فضل (دوم) ۷۲
〃 سمینہ انجم (سوم) ۷۱

بنگلور

عزیزہ فضل النساء (اوّل) ۷۸

سکندرآباد

عزیزہ عظمت فرزانہ ۳۳

رانچی

عزیزہ فوزیہ احمد ۴۲

مدراس

عزیزہ مجیدہ بیگم ۳۳

کیندراپاڑہ

عزیزہ انجم آراء بیگم ۴۲
〃 قسمت آراء بیگم ۴۳
〃 نورجہاں بیگم ۶۳
〃 نسیم آراء بیگم (سوم) ۷۱

مسیح کی تاریخ کا دوسرا رُخ ـــ بقیہ صفحہ اوّل

سے بچ کر نکل گئے۔ یہاں سے روانہ ہونے سے قبل اُن کے پیروؤں میں سے مریم مگدلینی۔ یعقوب اور سینٹ پال نے اُن کو دوبارہ دیکھا۔ حضرت مسیح اپنی والدہ کی معیت میں ہر قسم کی احتیاط سے کام لیتے ہوئے اور بھیس بدل کر فلسطین سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور کشمیر جانے کا ارادہ کر لیا۔ اگرچہ یہ سفر لمبا اور کٹھن تھا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے ایران۔ افغانستان اور پاکستان کے راستے یہ سفر طے کیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے وفادار شاگرد تھوماس بھی تھے۔ تھوماس کی قبر مدراس میں ہے۔ مَیں نے بھی اس قبر کو دیکھا ہے۔ اس پر ایک چرچ بنایا گیا ہے۔ اور ہزاروں عقیدتمند اس قبر کی زیارت کرتے ہیں۔ اور وہاں کی ریت کو بطور تبرک ساتھ لے جاتے ہیں۔

حضرت مریم ضعیف العمر اور کمزور ہونے کی وجہ سے کشمیر پہنچنے سے قبل ہی فوت ہو گئیں اور کہا جاتا ہے کہ راولپنڈی کے نزدیکی مقام پر اُن کا جسم آرام کر رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ کشمیر پہنچے اور اپنی عمر کے آخری سال وہاں گزارے ......۔ پھر ایسے لوگ کشمیر میں پائے جاتے ہیں جو اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ کی اولاد شمار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی پُرانی تحریریں اور تحقیقی مواد سے ایسے یقینی ثبوت ملتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کشمیری لوگ دراصل یہودی النسل ہیں۔

یہ اُس مسیح کی تاریخ کا دُوسرا رُخ ہے جنہیں کیتھولک عیسائی "انسان خدا" کے طور پر مانتے ہیں۔ ہندو اُنہیں جوگی خیال کرتے ہیں۔ راہب لوگ انہیں ایک بزرگ اور نہایت راستباز انسان سمجھتے ہیں۔ جن کی قبر کشمیر کے قدیمی دارالخلافہ سرینگر میں موجود ہے۔

RAMIRO A. CALLE

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں ـــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

● ـــ کیا وہ سلسلہ کی خاطر اپنی جان۔ مال۔ عزت اور وقت کو اُسی طور پر قُربان کرنے کو تیار ہیں جس طور پر بزرگ درویشوں نے قربان کیا !؟

پس اب وقت آ گیا ہے کہ ہمارے نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بوجھ کو اُٹھا کر چلنے کی کوشش کریں۔ تاکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بدنام کرنے والے نہ ہوں۔ بلکہ سلسلہ کا قدم آگے ہی آگے لے جانے والے ہوں۔ اس موقعہ پر ہم جملہ احباب جماعت سے بھی خصوصی دُعا کی تحریک کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نیک، خادم دین، دیانتدار، بے لوث خدمت کرنے والے، کسی کام کو عار نہ سمجھنے والے خادم مہیا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے اُن کے ہر کام میں برکت عطا فرمائے۔ اور ساتھ ہی اپنے بزرگ درویشوں کے اُس گلدستہ کے لئے بھی کہ جس میں اب چند پھُول باقی رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور ان بزرگوں کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر چلتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین ؛

ـــ (جاوید اقبال اختر) ـــ

درخواست دُعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ گزشتہ کافی عرصہ سے مسلسل بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میری اہلیہ صاحبہ کو کامل شفا عطا کرے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ خاکسار: محمد صدیق۔ صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی۔ اُڑیسہ۔

ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو برادرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے ـــ! نومولودہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی بھدرواہ کی پوتی اور مکرم عبد القدیر صاحب بھدرواہ کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سعادت احمد جاوید۔ قادیان

درخواست دُعا: خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ اڑھائی ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی خالہ بھی بیمار ہیں۔ دونوں کی کامل صحت یابی کے لئے تمام احباب سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: صغیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325/ 52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز ←
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

بہشتی مقبرہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارتیں!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ "الوصیت" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں"۔

(۲) "اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا "اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ"۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں"۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے کہ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصّہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ وصیت میں اس سے زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

جماعت احمدیہ کے ہر فرد مرد و عورت کو چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم فرمودہ نظامِ وصیت میں شامل ہو کر جماعت کے برگزیدہ لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ اور وصیت کر کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ قرآن کے کاموں میں اپنے اموال سے مدد فرمائیں۔ اور بعد وفات بہشتی مقبرہ میں مدفون ہو کر اللہ تعالیٰ کی ساری رحمتوں سے حصّہ لیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قُربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احبابِ جماعت مقامی طور پر قُربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قُربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارتِ مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمّہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قُربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔

(۲) ـــ بیرونی ممالک سے بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قُربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قُربانی کی شرائط پُورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس امریکن ڈالر ارسال فرمائیں۔ اس حساب سے دُوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے مُلک کی کرنسی کا حساب لگالیں۔ اور براہِ مہربانی بروقت اطلاع بھجوا دیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل مرحوم کا ذکرِ خیر ـــ بقیہ صفحہ ۸

تھا۔ مولانا صاحب مرحوم کی وفات کی تار حضرت امیر صاحب مقامی کی طرف سے ۲۷ ستمبر کو دی گئی اور ۲۸ کو حضور انور کی طرف سے جوابی تار آیا کہ:

"مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی کی وفات کا بہت صدمہ ہے۔ افرادِ خاندان اور جماعت کو میری طرف سے تعزیت کر دیں"۔

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ امیر مقامی اور حضرت بیگم صاحبہ، مولانا صاحب مرحوم کی بیماری کے ایام میں متعدد بار عیادت کے لئے گھر تشریف لائے۔ علاج معالجہ میں بھرپور دلچسپی لی۔ آخر مولانا صاحب کی رضامندی کے بعد امرتسر لے جانے کا پروگرام تھا۔ ڈاکٹر سے مشورہ بھی کیا گیا۔ ۲۷ کی صبح ۸ بجے روانگی تھی۔ لیکن دل یہ کہہ رہا تھا، خدایا! حالت نازک اور کمزوری حد درجہ ہے اس حالت میں امرتسر لے جانے اور وہاں کے علاج معالجہ کی تکالیف مولانا صاحب کس طرح برداشت کریں گے؟ خدا تعالیٰ نے مولانا صاحب مرحوم کو اس تکلیف سے محفوظ رکھا۔ اور ۲۶/۲۷ کی درمیانی شب کو رات ۱۱ بجے سے ہی آپ کا سانس بہت تیز چلنے لگا لیکن آخر وقت تک ہوش میں رہے۔ آپ کی بڑی بیٹی بشریٰ طیّبہ نے سانس کی تکلیف دیکھ کر صبر و ضبط کے ساتھ ہمّت کر کے پوچھا ابا! قرآن کریم پڑھ کر پھونکوں؟ آپ نے کہا، ہاں۔ پھر میری اہلیہ نے اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے چند بار سورۃ یٰسین کی تلاوت کر کے آپ کے چہرہ و سینہ پر پھونکا۔ سانسیں ہلکی ہوتی گئیں۔ حتیٰ کہ ۳ بج کر ۲۵ منٹ پر مولانا صاحب مرحوم قادیانی کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اور آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محترم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ، علاج معالجہ کے سلسلہ میں تعاون دیتے رہے۔ اور بارہا عیادت کے لئے آتے رہے۔ وفات سے قبل بھی تشریف لائے اور ممکن طبّی امداد بہم پہنچائی۔ اسی طرح محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر بھی ایک روز ہمارے بلائے بغیر مولانا صاحب کو دیکھنے اور بلڈ پریشر وغیرہ چیک کرنے کے لئے تشریف لائے۔ صرف اس لئے کہ مولانا صاحب آپ کے استاد تھے۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی بھی بیماری کے دنوں میں روزانہ ہی عیادت کے لئے آتے رہے۔ اور آخری وقت بھی پاس ہی رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزا عطا فرمائے۔

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مولانا صاحب مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور اعلیٰ علیّین میں مقام قرب عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

وفات کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور حضرت بیگم صاحبہ اور پھر نزدیک و دُور کے پڑوسی اور درویشانِ کرام، کیا مرد اور کیا عورتیں، جس رنگ میں پسماندگان کی تعزیت اور دلداری کی وہ ایک مثالی معاشرہ کا مثالی کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ ہم سب میں یہی اسلامی اخوت و مودت قائم رکھے

اللّٰھمّ آمین

ولادت

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۸ء کو محترمہ ساجدہ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شاہد صاحب وسیم ایڈووکیٹ شاہجہانپور کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مرحوم رضی اللہ عنہ کا نواسہ اور محترم محمد صادق صاحب قریشی شاہجہانپور کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ولادت کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(ادارہ بدر)

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر فاضل بطور انسپکٹر وقفِ جدید

جملہ جماعت ہائے احمدیہ وادیٔ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مورخہ ۱۵/۸ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ جات، وقفِ جدید و حصول وعدہ جات برائے سال ۱۹۷۹ء دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیدارانِ جماعت و مبلغینِ کرام پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

- ۱۵/۸ سرینگر سے شروع
- ناصر آباد ـــ ۲ دن
- شورت ـــ ایک دن
- یاڑی پورہ۔ چک امرچھ و مضافات ـــ دو دن
- آسنور۔ کوریل ـــ دو دن
- رشی نگر ـــ دو دن
- ماندوجن ـــ نصف یوم
- شوپیان۔ گاگرن۔ صوفن نامن۔ مانلو۔ میشہ وارٹہ ـــ دو دن
- پھوہر۔ اسلام آباد و بیج بہارہ ـــ ایک دن
- ہاری پاری گام ـــ ایک دن
- سرینگر ـــ
- سرینگر سے اونہ گام۔ ترکہ پورہ ـــ ۱½ دن
- واپس سرینگر ـــ